رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دور اس ماہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہی اک ولکی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۳۱ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ عیسوی | جلد ۵

سلسلہ کی خبریں

مبارکباد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں۔ حضور کے مشکوئی معلی میں پہلی بیوی سے پیر کے دن لڑکی پیدا ہوئی ہے اللہ تعالےٰ اسکو باعمر اور صدیقہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا برادرم مرزا رجب علیصاحب پشاور سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ احباب دلکیواسطے دعاء خیر کریں کہ اللہ تعالیٰ انکو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

تبلیغ رسالت مجموعہ اشتہارات جلد سوم خدا کے فضل سے فاروق پریس میں چھپنا شروع ہوگیا ہے انشاء اللہ یہ جلد جلد ناظرین کی خدمت میں پہونچیگی

کاتب کی ضرورت فاروق پریس کیلئے ایک ایسے کاتب کی ضرورت ہے جو خوشخط عربی اردو عمدہ لکھ سکتا ہو تبلیغ رسالت لکھنے کیواسطے بہترین کاتب مطلوب ہے

چند اعتراضات کے جواب

(از مولوی محمد حسین صاحب احمدی ساکن عین)

مریضان گناہ کو دو خبر فیض مسیحا سے ہے
بلا قیمت دوا ملتی ہے آئے جسکا جی چاہے

تمہارا دین بیشک اور سب دیان ناسخ ہیں
دلائل اسکے ہم سے پوچھ جائے جسکا جی چاہے

(۱) جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ قرار دیتے ہیں وہ مندرجہ ذیل شعر پر غور کریں اور اس کا جواب بھی تحریر کریں۔

معاذ اللہ جو فرزند خدا کہتے ہیں عیسیٰؑ کو
تو دادا کون ہے ان کا بتائے جسکا جی چاہے

(۲) جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حج کے نہ کرنے کا اعتراض کرتے ہیں وہ ذیل کی عبارت ملاحظہ فرما دیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اخبار زمیندار ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء میں لکھتے ہیں فریضہ حج کے لئے صرف استطاعت سفر کی شرط ہے جسکے معنے ہیں جسمانی طاقت آمد و رفت کا خرچ۔ اور راستہ کا بے خطر ہونا

حضرت مسیح موعودؑ کی زمانہ حیات میں یہ مولویصاحب اس اعتراض کو بڑے زور شور سے کرتے رہے مگر جب یہ شرطیں پیش کیجاتیں۔ تو کہتے کہ نہیں۔ اب خود اپنے قلم سے لکھ رہے ہیں۔ اب میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پر کسی دوسرے شخص نے اعتراض نہیں کیا۔ کہ یہ اب کیا لکھ رہے ہیں اور نہ ہی آئندہ امید ہے۔ کہ کوئی انپر اعتراض کریگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۔ خواجہ حسن نظامی نے حال ہی میں ایک کتاب جسکا نام (امام الزمان کی آمد) ہے۔ تصنیف کی ہے۔ اس کتاب کی فروختگی کا اشتہار رسالہ صوفی ماہ اگست ۱۹۲۰ء میں بندہ کی نظر سے گذرا۔ جس کا اقتباس وہ بڑے بڑے صاحب تصرف اور ارباب مکاشفہ صوفیائے کرام کے تصنیفات اور ایک انگریزی رسالہ (جسکو ایڈیٹر صاحب پرافٹک نیوز (پیشینگو اخبار) ۲ ٹیوڈر اسٹریٹ لنڈن ای سی نے لکھا تھا) سے کرتے ہیں۔ اس کتاب کی تعریف میں وہ یوں رطب اللسان ہیں۔ کہ "اس کتاب میں نہایت سلجھی زبان استعمال کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ۱۹۲۰ء سے ۱۹۳۱ء تک دنیا میں کیا کیا انقلاب آئینگے ترک سلامت نہیں رہ سکتے۔ اسلام کا ایک نیا تاجدار کھڑا ہوگا۔ قیامت میں صرف گیارہ برس باقی ہیں وغیرہ وغیرہ"

آگے چلکر لکھتے ہیں "سب سے زیادہ عجیب بیان اس کتاب میں یہ ہے کہ ۱۹۳۱ء میں دنیا کا خاتمہ ہوجائیگا۔ اور قیامت آجائیگی گویا آج سے گیارہ سال بعد قیامت آنیوالی ہے۔ ہم مسلمان قیامت کی آمد پر یقین رکھتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ ایکدن ضرور اس دنیا کا خاتمہ ہوجائیگا۔ اور حشر کا میدان قایم ہوگا اور آدمیوں سے ان کے اعمال کا حساب لیا جاویگا۔ مگر قیامت کا وقت مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔ ہم میں کچھ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے یہ راز بتا دیا ہے۔ اور وہ لوح محفوظ کے لکھے ہوئے پوشیدہ نوشتے پڑھتے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ قیامت فلاں وقت آئیگی۔ اور قیامت سے پہلے دنیا میں یہ یہ انقلاب ہونگے۔ مگر ان کو یہ راز ظاہر کرنے کا حکم نہیں ہے۔ نہ وہ قدرت کا کوئی اور بھید کسی نااہل کے سامنے بیان کر سکتے ہیں"

عبارت بالا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اغلباً خواجہ صاحب ہی ہونگے۔ جنکو قیامت کا علم ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ قرآن کریم کا فیصلہ تو یہ ہے کہ منکرین جب کسی نبیؑ کے سامنے سوال (ویقولون متیٰ ھذا الوعد ان کنتم صٰدقین) پیش کرتے ہیں۔ تو آگے سے جواب ملتا ہے ان اللہ عندہٗ علم الساعت (تحقیق اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا) یا قل انما العلم عند اللہ (کہہ سوائے اسکے نہیں کہ علم نزدیک اللہ کے ہے)۔ وغیرہ وغیرہ۔ تفسیر ابن کثیر میں دو حدیثیں بھی لکھی ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کی خبر پوچھی۔ تو آپ نے فرمایا جس سے یہ خبر پوچھی گئی ہے۔ وہ پوچھنے والے سے زیادہ عالم نہیں" یہ حدیث آیت (الیہ یرد علم الساعت ۴۱/۴۷) کی تفسیر میں لکھی ہے۔ دوسری حدیث آیت (الا ان الذین یمارون فی الساعت لفی ضلٰل بعید ۴۲/۱۸) کی تفسیر میں لکھی ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے۔ ایک شخص نے اونچی آواز سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارا۔ آپ نے اسیطرح بلند آواز سے کہا۔ کہ کیا کہتا ہے۔ اسنے کہا قیامت کب ہوگی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ افسوس ہے تجھپر وہ ضرور آنیوالی ہے۔ تو نے اسکے لئے کیا چیز تیار کی ہے۔ اسنے کہا۔ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی محبت حضرت نے فرمایا۔ تو اسکے ساتھ ہے۔ جسکو دوست رکھتا ہے غرض یہ ہے کہ آپ نے اسکو یہ جواب نہ دیا۔ کہ فلانے وقت قیامت آوے گی بلکہ اسکے تیاری کرنے کا حکم فرمایا۔ ابن کثیر کی ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا۔ کہ نبی کریمؐ اور جبرائیلؑ کو بھی علم قیامت کا نہیں ہے تو کیا خواجہ صاحب ان ہر دو سے (معاذ اللہ) بڑھکر درجہ رکھتے ہیں۔ جنکو علم قیامت بتایا گیا۔ یہ ہے ان لوگوں کی قرآن دانی اور حدیث دانی

نیز اگر خواجہ صاحب کی تحریر (۱۹۳۱ء میں یعنی گیارہ سال کو قیامت ہوگی) پر اعتبار کر لیا جاوے۔ تو اس حساب سے جتنی کتابیں احوال الآخرت کی تصنیف ہیں۔ وہ بھی باطل ٹھہرتی ہیں۔ کیونکہ احوال الآخرت مصنفہ مولوی حسین میں لکھا ہے

بر صفحہ ۳۸ سطر ۱۹/۲۰۔

وقت ظہور مہدی عمر ہوسی سن چالی
برسال اٹھہ خلافت کرسی صاحب منصب عالی
تے ناواں سال کمال خوشی تھیں عیسیٰ نال گذارے
سال انوجہ عمر ہوئے تاں مارے کوہ نقارے

آگے چلکر صفحہ ۴۱ سطر ۱۳/۱۵ میں حضرت عیسیٰؑ کی نسبت لکھا ہے۔

فضل اللہ تھیں جگوچہ روشن دین کمال رہیگا
ستت برسال دے توڑی بہائی ایہو حال رہیگا
پھر کچھہ کچھہ نفسانی باتاں جگوچہ ہوون جاری
رہے اقامت عیسیٰ دی پینتالی برسال ساری
ٹبر کر سبھی بیٹے ہوسن موت سنہیا آوے
روضہ اندر پاک بلندے قبر بنائی جاوے

اس حساب سے امام محمد مہدی کی عمر قبل از نزول مسیح اٹھتالیس سال ہوئی۔ اسکے بعد حضرت عیسیٰؑ کی عمر پینتالیس سال کل ترانوے سال تو یہ ہوئی باقی عمر ظہور دجال۔ آفتاب از مغرب۔ برآمدن دابۃ الارض وغیرہ وغیرہ اسکے علاوہ ہے۔

حافظ محمد صاحب لکھوکے اپنی تصنیف شدہ احوال الآخرت میں لکھتے ہیں۔ صفحہ ۳۱ سطر ۱۰ (باقی نصف صفحہ ۱۱ کالم ۱ پر)

بادشاہی مہدی دی مدت وچہ حدیثاں آئی
ستت در ہے یا اٹھہ روایت یا نو سال ادھائی
ظاہر وچہ تطابق لکھیا سنہ فراغوں ہوسی
اٹھو ویہہ سال دجال لڑائی فتنہ اٹھہ کھلوسی
نانوں سال محمد مہدی عیسیٰ نال دیہاڑے
جاں سال انوجہ عمر تمامی مہدی لدسدہاڑے

حضرت عیسیٰؑ کی نسبت صفحہ ۳۳ سطر ۸ لغایت ۱۰ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق

۱۹۲۰ء

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴- اکتوبر

کلام الامام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نماز

ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور نماز کے متعلق ہمیں کیا حکم ہے

فرمایا نماز ایک مسلمان پر فرض ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دیجاوے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔ اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپ نے اُس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو کہ جب نماز ہی نہیں تو ہے ہی کیا۔ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے۔ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوری کو خدا کے سامنے پیش کرنا۔ اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اسکی عظمت اور اُسکے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اُس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ ایک سائل کیطرح کبھی اُس مسئول کی تعریف کرنا۔ کہ تو ایسا ہے تو ایسا ہے۔ اسکی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اسکی رحمت کو جنبش دلانا اور پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔

انسان ہر وقت محتاج ہے کہ اُس سے اسکی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اُسکے فضل کا اسی سے خواستگار رہو کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں۔ اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا کی محبت اُسی کا خوف اُسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے۔ اور یہی دین ہے۔ پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھکر کیا کیا۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا یہ تو دین ہرگز نہیں۔ سیرت کفار ہے بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل راست اور صحیح ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ اذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون یعنی اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تمکو نہ بھولونگا۔ تمہارا خیال رکھونگا۔ اور میرا شکریہ کیا کرو میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے۔ پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔

یہ پانچوقت تو خدا تعالےٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں۔ ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دلکو لگا رہنا چاہیئے۔ اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا ہی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالےٰ پر کسیطرح کی اُمید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہونچنا ہے۔ اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیری کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تک پہونچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اسکا بُعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا سے ملنا چاہتا ہے اور اسکے دربار میں پہونچنے کی خواہش رکھتا ہے اُسکے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جسپر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ اور جسنے نماز ترک کر دی وہ کیا.. پہونچے گا۔

اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اُسے دلکی تسکین آرام و محبت سے اُس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرض زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھی۔ غور سے دیکھو کہ اسلام کیواسطے کیا تھا ایکدفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔

جب سے اسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں در دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے ہمارا بارہا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کیجاتی ہے۔ ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اُس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔

نماز میں کیا ہوتا ہے۔ یہی کہ عرض کرتا ہے التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اُسکی عرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے۔ کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے۔ اور گذارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نمازی کا یہی حال ہے خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے۔ اور خدا کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔ پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ خدا تعالےٰ اُسکے جواب کیواسطے بولتا اور اسکو جواب دیکر تسلّی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور پھر جنکا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گذرے ہیں۔ ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے وہ کس اُمید پر اپنی اوقات ضائع کرتے ہیں۔

ہمارے زمانہ میں جو سوال پیش ہوا کہ کیا وجوہات ہیں۔ جنسے اسلام کو زوال آیا۔ اور پھر وہ کیا ذریعے ہیں۔ جنسے اسکی ترقی کی راہ نکل سکتی ہے۔ اسکے مختلف قسم کے لوگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق جواب دئے ہیں مگر سچا جواب یہی ہے کہ قرآن کو ترک کرنے سے تنزل آیا اور اسی کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے سے ہی اُسکی حالت سنور جاویگی۔ موجودہ زمانہ میں جو انکو اپنے خونی مہدی اور مسیح کی آمد کی اُمید اور شوق ہے کہ وہ آتے ہی انکو سلطنت لے دیگا اور کفار تباہ ہونگے۔ یہ انکے خام خیال اور وسوسے ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جسطرح ابتدا میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے ذریعہ زیر کیا تھا اسیطرح اب آخری زمانہ میں بھی غلبہ اور تسلط عطا کریگا نہ تلوار سے۔ ہر ایک امر کیلئے کچھ آثار ہوتے ہیں اور اسکے پہلے تمہیدیں ہوتی ہیں۔ ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ بھلا اگر ان کے خیال کے موافق یہ زمانہ اُنکے دن پلٹنے کا ہی تھا اور مسیح نے آکر اُن کو سلطنت دلانی تھی تو چاہیئے تھا کہ ظاہری طاقت اُن میں جمع ہونے لگتی۔ ہتھیار ان کے پاس زیادہ رہتے ہیں۔ فتوحات کا سلسلہ ان کے واسطے کھولا جاتا ہے مگر یہاں تو بالکل ہی برعکس نظر آتا ہے۔ ہتھیار انکے ایجاد نہیں ملک و دولت ہے تو اوروں کے ہاتھ ہے۔ ہمت و مردانگی ہے تو اوروں میں یہ ہتھیاروں کے واسطے بھی دوسروں کے محتاج دن بدن ذلت اور ادبار ان کے گرد ہے۔ جہاں دیکھو جس میدان میں سنو انہیں کو شکست ہے۔ بھلا کیا یہی آثار ہوا کرتے ہیں۔ اقبال کے ہرگز نہیں۔ یہ بھولے ہوئے ہیں۔ زمینی تلوار اور ہتھیاروں سے ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ابھی تو ان کی خود اپنی حالت ایسی ہے کہ بیدینی اور لامذہبی کا رنگ ایسا آیا ہے کہ قابل عذاب اور مورد قہر ہیں۔ پھر ایسوں کو کبھی تلوار ملی ہے ہرگز نہیں ان کی ترقی کی وہی سچی راہ ہے کہ اپنے آپکو قرآن کی تعلیم کے مطابق بنا دیں اور دعا میں لگجا دیں۔ انکو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوششوں سے اور دعا ہی سے انکی فتح ہے نہ قوت بازو سے یہ اسلئے ہے کہ جس طرح ابتدا ہی انتہا بھی اسی طرح ہو۔ آدم اول کو شیطان پر فتح دعا ہی سے ہوئی تھی (ربنا ظلمنا انفسنا الخ۔ اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرتا ہے اسیطرح دعا ہی کے ذریعہ سے فتح ہوگی + + +

(الحکم نمبر ۱۲ جلد ۷- ۳۱- مارچ ۱۹۰۳ء)

فاروق کی کہانی ایڈیٹر کی زبانی

گذشتہ پرچہ میں اجراء فاروق پریس کی خوشخبری شائع ہو چکی ہے۔ اب میں حسب وعدہ ناظرین فاروق سے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ اہل دل حضرات اسپر خاص غور و فکر فرما کر اپنی مفید تجاویز اور قیمتی مشورہ سے خاکسار ایڈیٹر کو مطلع فرما کر ثواب حاصل کرینگے۔

فاروق کا اجراء سیدنا اولوالعزم حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء اور حکم سے ہوا۔ چار سال مینے اسکو بے قاعدہ اور باقاعدہ جسطرح بھی ہو سکا چلایا۔ اس پانچویں سال میرا ارادہ نہ تھا کہ فاروق کو جاری رکھوں کیونکہ اسکی اشاعت بوجہ عدم توجہی قوم اسکو جاری رکھنے کی اجازت نہ دیتی تھی لیکن میرے پیارے آقا سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی کی اولوالعزمی یہ گوارا نہ کرتی تھی کہ سلسلہ کا ایک اخبار جو پہلے دہلی میں "الحق" بنکر کچھ نہ کچھ خدمت دین اور اظہار حق کرتا رہا ہے اور اب دارالامان میں بعہد خلافت ثانیہ "فاروق" ہو کر نکلا ہے بند ہو جائے حضور نے سالانہ جلسہ پر اپنی تقریر میں فاروق کی نسبت خاکسار ایڈیٹر فاروق کو غیرت دلائی اور دوسری طرف قوم کو اسکی توسیع اشاعت پر توجہ دلائی تو مینے اپنا خیال جو اخبار کو بند کرنیکا تھا چھوڑ دیا۔ اور پختہ ارادہ کیا کہ فاروق کو اپنی طاقت کے مطابق جسطرح بھی ہو سکے پہلے سے بڑھ چڑھ کر نکالا جائے۔ یہ سوچکر جو جو انتظام اس کی باقاعدگی کیلئے ضروری تھا۔ وہ مینے محض خدا کے فضل سے کر لیا۔ اور فاروق نے تپ محرقہ (ٹائیفائڈ) میں پورے تین ماہ تک مبتلا رہکر صحتیاب ہو کر مارچ ۱۹۲۰ء سے نئی زندگی اور جدید دور میں قدم رکھا۔ الحمد للہ

مسٹر انتظام مینے اول نو ماہ کیواسطے کاغذ خرید لیا۔ جو گلابی رنگ کا بہترین کاغذ تھا۔ کاتب ملازم رکھا اور اسکو پیشگی روپیہ دیا اس سے معاہدہ تحریری لیا۔ مطبع میں جو ریٹ چھپائی کا گذشتہ سال تھا اس سے زیادہ دینا منظور کیا۔ تا وقت پر اخبار نکلتا رہے۔ اخبار کا حجم بجائے ۸ صفحہ کے (جو گذشتہ سالوں میں تھا) ۱۲ صفحہ کا کر دیا۔ اور چندہ سالانہ میں باوجود انیرادی اخراجات کے کوئی اضافہ نہیں کیا۔ خرچ تو پہلے سے ڈیوڑھا ہو گیا کہ ۸ کی بجائے ۱۲ صفحہ کا پرچہ نکلنے لگا اجرت چھپائی میں اضافہ لکھائی میں بھی اضافہ مگر قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ اس امید پر کہ حسب ارشاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ قوم اسکی اشاعت میں امداد دیکر بتعداد خریداران بڑہائینگی۔ تو سب اخراجات پورے ہوجائینگے۔ اس انتظام کے ساتھہ پانچ ماہ تک اخبار ٹھیک وقت پر نکلتا رہا

لفظ پریس کا معنی

پھر کسی کی نظر لگی کہ کاتب بیمار ہوکر فرار ہوگیا پریس کے مشین مین جنکے مطبع میں فاروق چھپتا تھا کچھہ ایسے بگڑے کہ اونکا سنورنا مالکان وکارکنان ومنیجر صاحب مطبع سے محال قریب ناممکن کے ہوگیا۔ اور آخرکار اوسکا اثر بدبقول مشہور کہ "نزلہ ہر عضو ضعیف مے ریزد" فاروق پر پڑا کہ فاروق کے چھاپنے سے مشین مین صاحب نے جو احمدی بھی ہیں انکار کردیا۔ اور کاپیاں لکھی لکھائی منیجر صاحب مطبع کے پاس خراب ہوتی رہیں۔ جو کہ بمشکل ایک محکوم کاتب سے بمنت لکھوائی گئی تھیں۔ بالآخر منیجر صاحب ضیاء الاسلام پریس نے مجھے لکھکر بھیجا کہ اب اجرت طبع میں اضافہ کیا گیا ہے پہلے ۱۴ فی کاپی چھپائی لیتے تھے پھر ۱۸ فی کاپی بڑہادی تھوڑے ہی دنوں بعد ۲۰ فی کاپی چھپائی کا آرڈر منیجر صاحب مطبع کی طرف سے آگیا جو مجبوراً منظور کرنا پڑا کہ کسی طرح اخبار نکلے مگر باوجود یہہ سب کچھہ منظور کرلینے کے یہ بھی مجھے لکھا گیا۔ کہ اخبار کے چھاپنے کی ذمہ داری ہم نہیں کرتے۔ کوشش کرینگے کہ فاروق وقت پر چھپتا رہے۔ بشرطیکہ فلاں فلاں دن کاپیاں تیار ہوکر فلاں وقت تک ہمارے پاس پہنچ جائیں اگر ان مقررہ ایام اور اوقات کے خلاف آئیں تو پھر ہم اتنے بھی ذمہ دار نہیں ہونگے کہ ضرور اخبار کو چھاپ ہی دیں۔ مختصر یہ کہ مجھسے جسقدر بھی ناز برداری اہل کاران مطبع کی ہوسکی میں کرتا رہا۔ مگر سخت تنگ آگیا۔ ضیاء الاسلام پریس کے مشین مین خدا جانے کس دل ودماغ کے بزرگ ہیں کہ ہمیشہ وہ اپنے فوائد کو تمام باتوں پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور ذرا بھی پرواہ دوسرے کے نقصان کی یا خدمت دین کی یا ہمدردی سلسلہ کی یا اعانت برادری کی نہیں کرتے اور اسکی وجہ صرف یہہ ہے کہ یہاں دوسرا مشین مین ایسا نہیں ہے جو انکی بزعمی مزاج کے وقت انکو گھر میں آرام کرنے دے اور وہ کام کرنے لگے یہ اصرار بھی انکو دوسروں کی تکلیف رسانی کا بڑا ذریعہ ہے۔ خدا انپر رحم کرے اور انکو سمجھہ دے آمین۔

میرا اضطرار

میں ان تکالیف کو برداشت کرتا کرتا جب سخت تنگ آگیا تو اس کوشش میں لگا کہ جسقدر بھی خرچ کرنا پڑے اپنا پریس جاری کروں تاکہ اس آئے دن کی سوزش سے تو نجات ملے۔ یہہ سوچکر مہینے ادہر ادہر فاروق پریس کے لئے پریس مین کی تلاش شروع کی اخبار میں اشتہار دئے۔ احباب کو خطوط لکھے۔ بارے خدا خدا کرکے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایسا پریس مین ملا دیا جو دہلی میں الحق پریس میں سالہا سال میرے پاس کام کرتا رہا ہے۔ اوسنے آنا منظور کیا تنخواہ زیادہ مانگی کچھہ پیشگی طلب کیا مہینے ضیاء الاسلام پریس کے مشین مین سے نجات پانے کیلئے سب کچھہ منظور کرلیا۔ اور جو تنخواہ اسنے مانگی وہ ہی دی اور جو پیشگی مانگا وہ ہی دیدیا اور اسکو بلالیا اور خدا نے میری اضطراری دعائیں قبول کرلیں۔ یکم اکتوبر ماہ رواں سے پریس مین اور کل کش دہلی سے آگئے اور فاروق پریس خدا کے فضل سے جاری ہوگیا۔ کل کش بھی مہینے دہلی سے منگایا تاکہ یہاں سے کل کش اگر نہ ملیں تو کام بند نہ ہو۔ کیونکہ پہلے دوبار لکھنؤ اور سہارنپور سے پریس مین منگائے اس خیال پر کہ کل کش یہاں مل جائینگے۔ لیکن بوجوہات جنکا اظہار مناسب نہیں یہاں کے کل کشوں نے کام نہ کیا۔ اور پریس مین دو دو ماہ تک خالی بیٹھکے چلے گئے۔ الحمد للہ کہ اس دفعہ مہینے کل کش بھی باہر سے منگایا۔

میرا فرض

یہہ سب بار مہینے اسواسطے اٹھایا کہ اخبار اور مجموعہ اشتہارات اور رسالہ احمدی کسیطرح چھپتا رہے۔ اور اب امید ہے کہ یہ سب کام بخوبی انصرام پائینگے۔ اور وقت پر نکلتے رہینگے۔ یہانتک بھی میرا فرض تھا کہ جو مجھہ سے ممکن ہو میں اخبار اور کتب زیر طبع کیلئے ان دشواریوں کو دور کردوں جو انکے چھپوانے کے متعلق رہتی ہیں۔ اب ایک کاتب کی ضرورت ہے اور کوشش میں ہوں کہ بہترین کاتب دستیاب ہوجائے جو تبلیغ رسالت وغیرہ کو لکھے۔ خدا نے چاہا تو اسمیں بھی انکیدن کامیابی حاصل کرونگا اب اس مختصر اظہار حال کے بعد یہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ خریداران فاروق وتبلیغ رسالت ورسالہ احمدی جو مجھہ پر مظنون تھے وہ اپنے دلمیں خیال کرلیں کہ میرا اسمیں کہانتک قصور تھا۔ رسالہ احمدی مولفہ دمربیہ اخویم قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری چھ ماہ سے لکھا ہوا منیجر صاحب ضیاء الاسلام پریس کے قبضہ میں رہا اس امید پر کہ وہ حسب وعدہ اسکو طبع کردینگے انہوں نے صرف دو کاپیاں چھاپکر پھر ایسا ان کاپیوں کو مفصل کہ اٹل روق پریس کے جاری کرنے پر اُن سے طلب کیگئیں تو انہوں نے نہایت خستہ حالت میں انکو واپس کیا۔ دیکھئے وہ اب پتھر پر جم بھی سکتی ہیں یا دوبارہ لکھوانی پڑتی ہیں۔ ایسا ہی تبلیغ رسالت جلد سوئم کی کاپیاں ڈیڑھ سال سے لکھی پڑی ہیں ہر طرح منیجر صاحب ضیاء الاسلام سے عرض کیا گیا۔ کہ وہ انکو طبع کرادیں مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے عدیم الفرصتی کا ہی حیلہ کرتے رہے یا مشین مین ضیاء الاسلام پریس کی لاپروائی کا اظہار۔

آپکا فرض

میں نے جو کچھہ کرنا تھا وہ ایک حد تک میں کرچکا اور میرا فرض ادا ہوگیا لیکن اس ادائیگی فرض میں مجھے بہت زیر بار ہونا پڑا ہے۔ اور اس بار کو

اکیلے اُٹھانیکی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ جب تک کہ آپ بھی کچھ بوجھ نہ بٹائیں لہذا میں آپکا فرض بھی بتا دیتا ہوں۔ جسکا ادا کرنا آپکا فرض ہے۔ آپکا فرض کیا ہے۔؟

(۱) حسب ارشاد حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ آپ توسیع اشاعت میں درمے قدمے لسانے کوشش فرمائیں۔

(۲) جنکے ذمہ بقایا ہے وہ ادا کریں

(۳) کیا کوئی ایسا اخبار بھی ہے جو بغیر کافی تعداد خریداران کے جاری رہ سکے؟ صرف فاروق ہی ایسا ہے کہ جسکے خریداران کی تعداد ۳۵۰ ہے اور وہ جاری ہے۔ کیا اس قلیل خریداری پر فاروق کے اخراجات پریس کے مصارف جو ہر دو ملا کر ماہوار کے ہیں۔ اس تعداد خریداری پر پورے ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ ۳۵۰ خریداران کا چندہ بشرطیکہ وصول ہو جائے۔ بحساب للعہ سالانہ کل ایکہزار چار سو روپیہ ہوتا ہے۔ اور خرچ سالانہ دو ہزار چھ سو چالیس روپیہ ہے آمدنی سے دوگنا خرچ کس طرح پورا ہوگا؟ البتہ اگر ایکہزار خریدار اخبار کا ہو جاوے تو پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن ایکہزار خریدار کا ملنا میرے لئے ناممکن ہے کیونکہ قوم ذرا بھی توجہ یا پرواہ نہیں کرتی انکی بلا سے کوئی اخبار بند ہو جاوے یا جاری رہے نہ بند ہونیکا غم اور نہ جاری رہنے کی خوشی۔ اسلئے ایکہزار کا ملنا بالکل محال ہے۔ مگر خدا چاہے تو کچھ مشکل نہیں۔ ہاں آپ کے پاس ایک عذر خام یہ بھی ہے کہ چونکہ اخبار ٹھیک وقت پر نہیں نکلتا اسلئے خریداری کیواسطے کوئی تیار نہیں ہوتا۔ مگر یہ کبھی آپنے نہیں سوچا کہ کسی اخبار کی حالت تب ہی درست ہو سکتی ہے جبکہ اسکے خریدار کافی ہوں۔ کسی کمپنی یا انجمن کا تو یہ اخبار نہیں ہے جو مشترکہ سرمایہ سے نکلتا رہے اور رفتہ رفتہ خریدار بڑھتے جائیں۔ یہ تو شخصی ہمت سے جاری ہے جسکے بوجھ اٹھانیکا شخص واحد متحمل نہیں ہو سکتا۔

ایک ہزار خریدار پس آپ خدا کیلئے اسکی توسیع اشاعت میں کوشش فرما کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کا ہی پاس کریں۔ ایکدفعہ ایکہزار خریدار پورے کر کے دیکھ لیں کہ پھر اخبار کس حیثیت میں نکلتا ہے۔ آپ نے تو کبھی نہیں مانا کہ ایک ہزار خریدار پورے کر کے مجھ پر اتمام حجت کر دیتے۔ اور پھر یہ بھی نہیں کہ میں ایکہزار خریدار سے سالم چندہ یکمشت مانگتا ہوں۔ میں تو ایک ایک روپیہ سہ ماہی وار لیکر بھی راضی ہو جاتا ہوں۔ آپ کم از کم ایک ایک روپیہ سہ ماہی دینے والے ایکہزار خریدار دیکر دیکھ لیں کہ سہ ماہی کے اندر ہی اخبار کس شان کو پہنچتا ہے۔ اگر باوجود ایکہزار خریدار پورا کر دینے کے جو صرف ایک ایک روپیہ سہ ماہی کا ہی ادا کرنے والے ہوں اخبار کی بہتر حالت نہ ہو جائے تو اگلی سہ ماہی پر آپ نہ خریدیں دوسرا روپیہ دوسری سہ ماہی کا نہ دیں۔ ایک روپیہ میں ہی اتمام حجت بھی کر سکتے ہیں۔ اور آئندہ کیلئے بصورت نہ بہتر ہونے حالت اخبار کے سبکدوش بھی ہو سکتے ہیں۔ اور کسی امر کے پھر ذمہ دار بھی آپ نہ رہینگے۔ نہ آپ پر کوئی شکایت کا مجھے حق رہیگا۔ کیونکہ آپ نے تو میری اپیل منظور فرما کر ہزار خریدار دیدئے تھے۔ پھر بھی اخبار کی حالت درست نہ ہوئی تو نہ میں آپ کو کچھ کہنے لکھنے کے قابل رہونگا نہ آپ پر کوئی الزام عدم توجہی کا آئیگا للہ آپ ایکبار ایک ہزار خریدار ایک سہ ماہی کیلئے ہی کر دیں۔ تاکہ میرا یہ عذر جو کمی خریداران کیوجہ سے بار بار رہتا ہے ٹوٹ جائے اور آپ عند اللہ ہی سرخرو ہو جائیں۔ اور عند الخلیفہ بھی اور عند القاسم بھی آخر ایک سہ ماہی کا جو آزمائشی چندہ ایک روپیہ آپ دینگے وہ سب کا سب ہی تو ضائع نہ جائیگا۔ کچھ نہ کچھ تو آپ کو ملیگا۔ اگر تین مہینے میں پورے ۱۲ پرچے بحساب چار پرچے ماہوار آپکو نہ ملے اور صرف آٹھ دس ہی ملے تو ایسی حالت میں روپیہ میں سے تین چار آنہ کا ہی آپکو نقصان رہیگا اور آئندہ سہ ماہی میں آپ خریدار نہ رہیں اور اگر پرچے یہی بارہ ملے اور ملے بھی وقت پر اور بلحاظ لکھائی چھپائی و مضامین بھی اخبار عمدہ رہا تو پھر آپ نہ خود ہی سہ ماہی دوم میں اوسکو خریدیں بلکہ دیگر خریدار جدید بھی عطا فرمائیں۔ سوائے احساس رکھنے والے دوستوں ایک روپیہ میں یہ سارا سودا ہے جو نہایت ارزاں ہے خرید کر آزما لو۔ کہ ہم ثواب دہم خرما کا مصداق ہیں۔

ایک شرط اخبار کی عمدگی اور بہتری اوسی صورت میں ممکن ہے جبکہ ایک ہزار خریدار سہ ماہی کے اندر اندر جلسہ سالانہ تک پورے کر دو کیونکہ دس بیس پچاس سو خریدار اگر آپ نے دیدئے اور ہزار پورے نہ کئے تو پچاس سو خریداروں کے ملنے پر وہ حالت اخبار کی نہیں ہو سکتی جو پورے ایک ہزار خریدار سے متصور ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ چند خریدار دیکر اس امر کا تو خیال ہی نہ رکھیں کہ ہزار پورے ہونے پر اخبار درست ہوگا محض چند خریداروں سے اس کے منتظر ہیں کہ ہم نے تو خریدار دیدئے ہیں اب اخبار چل نکلا ہوگا۔ میں ہر ہفتہ کے خریداروں کی تعداد معہ اسماء گرامی عطا کنندگان خریدار دیتا رہونگا جس سے آپ کو معلوم ہوتا رہیگا۔ کہ کسقدر خریدار ہزار میں سے پہونچے ہیں اور کتنے باقی ہیں۔

جس روز ایک ہزار خریدار پورے ہو گئے اوسی روز سے اخبار کے متعلق جو میں نے اوپر عہد کیا ہے وہ پورا کرنے پر کھڑا ہو جاؤنگا۔ انشاء اللہ

آپکا فائدہ یہ امر آپ کو معلوم ہوگا کہ ستمبر ۱۹۲۰ء سے افسران ڈاک خانہ نے ہر وی پی پر ۲ر فیس رجسٹری بڑھا دیا ہے۔ جو پیکٹ یا پارسل وی پی بھیجا جائے اوسپر علاوہ محصول ڈاک اور فیس منی آرڈر کے ۲ر زاید فیس رجسٹری کیلئے جاتے ہیں۔ اس سے خریداران اخبار کو بجائے سہ ماہی کا چندہ عہ ۱۳ دینے کے عہ ۱۵ دینے ہونگے۔ پس اگر آپ کے نام سہ ماہی کا وی پی ہو یا ششماہی کا یا سالانہ چندہ کا ہر صورت میں ۲ر زاید آپ پر خرچ ڈاک کے پڑینگے۔ اس لئے بہتر صورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ہے کہ آپ جو خریدار دیں اوس سے ایکروپیہ ایک آنہ وصول کرلیں۔ اور چندہ سہ ماہی یا ششماہی یا سالانہ جسقدر آپ فاروق کیلئے بھیجنا چاہیں۔ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں اس سے آپ کو صرف ارفیس منی آرڈر صرف کرنا پڑیگا اور ۲ر فیس رجسٹری بچ رہیگی۔ اور وی پی منگانے پر آپکو بجائے ۱ر کے ۳ر دینے ہونگے۔ اسکو یاد رکھیں کہ اگر وی پی آپ نے واپس کردیا تو ۲ر کا نقصان فاروق کو بجائے امداد کے آپ پہنچائے والے ہونگے۔

بقایا اور سہ ماہی رواں کا چندہ

جن خریداران فاروق کے ذمہ چندہ باقی ہے یا جنکے چندہ اداشدہ سہ ماہی اور ششماہی کے ختم ہوچکے ہیں۔ اونکے نام اکتوبر کا پہلا پرچہ وی پی جانا تھا۔ مگر اسی وجہ سے کہ ۲ر فی وی پی زائد خرچ ہونگے مینے اکتوبر کا پہلا پرچہ وی پی نہیں کیا لیکن اطلاع دی تھی کہ اگلا پرچہ وی پی کیا جائیگا لیکن آپ کی اور اپنی بھلائی کے واسطے مینے اس پرچہ کو وی پی بھیجنا پسند نہ کیا۔ اور مناسب سمجھا کہ آپکو پہلے اطلاع دیدوں کہ آپ اپنا اپنا بقایا چندہ اور سہ ماہی رواں کا چندہ ایکروپیہ بذریعہ منی آڈر ارسال کردیں تاکہ ۲ر کا آپکو فائدہ رہے۔ جن احباب نے اسکی پرواہ نہ کی اونکے نام انشاء اللہ اکتوبر کا پرچہ وی پی ارسال ہوگا جنکے ذمہ بقایا ہے اونکے نام بقایا کا اور سہ ماہی رواں کا وی پی ہوگا اور جنکے ذمہ ششماہی یا سہ ماہی کا چندہ واجب ہے انکے نام ششماہی رواں اور سہ ماہی رواں کا وی پی ارسال ہوگا۔ اور ہر ایک وی پی پر بجائے ۱ر کے ۳ر اونکو زائد دینے ہونگے۔ اور اگر وہ واپس کردینگے تو غریب فاروق کو بجائے امداد کے نقصان ۳ر کا دینگے پہلے تو صرف واپسی وی پی کی صورت میں ۱ر کا ہی نقصان ہوتا تھا اب ۳ر کا ہوگا اگر پچاس ساٹھ وی پی واپس آگئے تو دس بارہ روپیہ کا بیفائدہ نقصان ہوجائیگا۔ لہٰذا یا منی آرڈر بھیجدیا وی پی بھیجدیا جائے تو اوسے واپس نہ کرو وصول فرماکر امداد دو۔ اور خریدار دیکر امداد کا ثواب لو (ایڈیٹر)

مسلمانوں کی مخلصی کی راہ

اللہ تعالےٰ نے ہر ایک چیز کے حصول کے لئے کچھ قواعد مقرر فرمائے ہیں جنکی پیروی کرنے سے انسان منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو بغیر پیروی قواعد حاصل ہوسکے جنمیں سے بعض چیزیں تو ایسی ہوتی ہیں جو حصول مقصود کی جاذب ہوتی ہیں اور بعض ایسی ہوتی ہیں جو سالک کو براہ راست منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور باوجود ایسے اصول و قواعد کے موجود ہونیکے بھی بعض لوگ ٹھوکر کھاکر صراط مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں۔ جنکی مثال کیلئے کوئی دور جانے کی ضرورۃ نہیں فی زمانہ ایسے لوگ موجود ہیں جو صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں اور دشت و بیابان میں مارے مارے پھرتے ہیں لیکن انہیں کوئی ایسی راہ نہیں ملتی جسپر چلکر وہ منزل مقصود تک پہنچیں۔ اب جو لوگ صراط مستقیم پر ہیں ان کا فرض ہے کہ بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم کیطرف لائیں۔ کیونکہ اگر ایک اندھا انسان کنوئیں کیطرف جارہا ہو تو آنکھوں والے کا یہ فرض ہے کہ وہ اسکو اس سے بچائے ورنہ وہ بھی گنہگار ٹھہریگا۔ لہذا میں اس فرض سے سبکدوش ہونے کیلئے اپنے ان احباب کو جو بھولے ہوئے ہیں۔ اور باوجود صراط مستقیم کے موجود ہونیکے اسپر نہیں چلتے اور اسکو غلط سمجھے بیٹھے ہیں۔ آگاہ کروں کہ یہی صراط مستقیم ہے۔

اس بات کے ثبوت کیلئے کہ آیا وہ بھٹکے ہوئے ہیں یا صحیح راستہ پر ہیں میں قرآن مجید کو پیش کرتا ہوں کیونکہ قرآن مجید وہ کتاب ہے جو ہر ایک جھگڑے کا تصفیہ کرنیوالی اور ہدایت اور نور سے پر ہے اس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ط سورۃ المومن ع ۶ ترجمہ "تحقیق ہم البتہ مدد کرتے ہیں اور کرینگے اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے ورلی زندگی میں اور اسدن جسمیں گواہ کھڑے ہونگے"

اسمیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم مومنوں کی مدد کرتے ہیں لیکن باوجود خدا تعالےٰ کے فرمانیکے پھر بھی آجکل مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ تمام دنیا انہیں مخذول کہتی ہے اور خود مسلمان بھی اس بات کے مقر ہیں۔ لیکن یہ کیوں ہوا۔ اسلئے کہ اللہ تعالےٰ نے انکی طرف ان کی ذلیل حالت کو دیکھکر اور ان کو روحانی طور سے کمزور پاکر اپنی حضور سے ایک مامور ان کی ہدایت کیلئے بھیجا لیکن انہوں نے اسکا انکار کیا اور اس کے ساتھ تعلق نہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے بھی انکو چھوڑ دیا اور ان کی پرواہ نہ کی۔

اب انکی نجات کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا کے بھیجے ہوئے کے قدموں میں آگر گر جائیں اور اسکے ساتھ تعلق بیعت وابستہ کریں۔ کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ جو کسیکے تعلقدار سے تعلق رکھتا ہے تو وہ بھی اس سے تعلق رکھتا ہے اسکی مثال بعینہٖ اس شخص کی ہے جسکا قصہ میں بیان کرتا ہوں۔

کہتے ہیں ایک آدمی تھا وہ جب سفر پر جانے لگا تو اپنا مال شہر کے قاضی کو معتبر اور متدین خیال کرکے اسکے پاس امانتاً رکھدیا۔ اور کوئی رسید وغیرہ نہ لی جب وہ سفر سے واپس آیا تو سیدھا آکر قاضی صاحب سے مال مانگا لیکن قاضی صاحب نے مال دینے سے انکار کردیا اور کہدیا کہ میں تو تمکو جانتا تک نہیں میرے پاس تمہارا مال کیسا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسپر وہ بادشاہ سلامت کے پاس گیا اور عرض کی کہ حضور مینے یوں قاضی کے پاس مال رکھا تھا اب وہ انکاری ہے اسپر بادشاہ نے کہا کہ چونکہ تمہارے پاس کوئی رسید وغیرہ نہیں ہے۔ اس لئے میں اور تو کچھ نہیں کرسکتا ایک تدبیر کرتا ہوں جس سے قاضی تمہیں مال دیدیگا۔ اسپر بادشاہ نے کہا کہ میں فلاں تاریخ باہر نکلوں گا۔ تم قاضی کے مکان کے پاس کھڑے ہوجانا۔ جب میری سواری وہاں پہنچے گی تو میں تم سے تمہارا احوال وغیرہ پوچھونگا اور تھوڑی دیر گفتگو کرونگا اسپر قاضی تمہیں مال دیدیگا۔ آخر بادشاہ نے جلوس نکالا اور جب قاضی کے مکان کے پاس پہنچا تو وہ آدمی کھڑا ہوا تھا بادشاہ نے ویسا ہی کیا جیسے کہا تھا اسکے بعد بادشاہ کی سواری قاضی کے مکان سے گذری تھی کہ فوراً قاضی نے اس آدمی کو پکڑ لیا اور اسکا مال واپس کردیا اور معذرت کی (اس خوف سے کہ یہہ بادشاہ کا معتوب ہے اور محرم راز اگر میں نے اسکی امانت واپس نہ دی تو بادشاہ سے کہدیگا اور میں بادشاہ کا معتوب ٹھہرونگا اور بالکل تباہ ہوجاؤنگا) پس اگر تم بھی خدا تعالےٰ کے فرستادہ پر ایمان لاؤگے جسکی صداقت روز روشن کیطرح ثابت ہوچکی لیکن پھر بھی لوگوں نے اس کا انکار کیا جیسے خدا تعالےٰ بھی فرماتا ہے لقد حق القول علی اکثرھم فھم لا یؤمنون (یٰسین) یعنی باوجود لوگوں پر حق کھلنے کے بھی وہ نہیں مانتے پس وہ قاعدہ اور طریق جسپر چلکر آپ دنیا اور آخرت کے ہموم و مصائب سے نجات پانا چاہتے ہو تو احمدی جماعت میں آکر داخل ہوجاؤ۔ کیونکہ حقیقی اسلام اسی جماعت میں ہے اور یہی ایک جماعت ہے جو اپنی مال و جان اللہ کی راہ میں صرف کرتی ہے اور ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ کی مصداق ہے۔ پس ہدایت ہی بدبخت ہے وہ انسان جو سیدھا رستہ بتائے جانیکے بعد بھی کجی اختیار کرے اور نہایت ہی مبارک ہے وہ انسان جو حق کو پہچانکر اسکو قبول کرتا ہے خدا تعالےٰ تمام ان لوگوں کو جو اس چشمہ سے جسکو خدا تعالےٰ نے ایک رحمت کا چشمہ بناکر سرزمین قادیان سے نکالا ہے پیئے یا باوجود علم ہونیکے انہوں نے اپنی پیاس اس سے نہیں بجھائی توفیق دے کہ وہ اس سے آکر اپنی آپکو تر و تازہ کریں۔ اور دین و دنیا میں مظفر و منصور رہوں۔

مسیح موسوی اور مسیح محمدی

حضرت مسیح کا قول ہے کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" اب ہم انہیں کے قائم کردہ اصول کے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ اور حضرت مسیح کے پھل یعنی متبعین کو دیکھتے ہیں۔ کہ کون لحاظ اپنے پھل کے بہتر اور افضل ہے۔

سو جن اصحاب نے اناجیل اربعہ کا مطالعہ کیا ہوگا۔ ان پر تو حضرت مسیح کے پھل یعنی حواریوں کی اصلیت اور ان کے کارنامے پوشیدہ نہیں۔ مگر جن لوگوں کو کبھی اناجیل کے پڑھنے یا سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ان کی واقفیت کیلئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ کسیقدر تفصیل کے ساتھ مسیح کے پھل کی اصلیت کو ظاہر کروں۔

سو جاننا چاہئے کہ اس بات کا ثبوت کہ حضرت مسیح کی قوۃ قدسیہ نے ان کے ایمان اور یقین میں کہاں تک اثر کیا تھا متی باب ۲۶ آیت ۳۱ سے تا ۳۵ کے پڑھنے سے بخوبی واضح ہوسکتا ہے۔

جہاں لکھا ہے کہ "اس وقت یسوع حواریوں کے ساتھ گتسمنی نام ایک جگہہ میں آیا۔ اور اپنے شاگردوں سے کہا کہ یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ میں وہاں جاکر دعا مانگوں اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھہ لیکر غمگین اور بے قرار ہونے لگا اس وقت اس نے ان سے کہا کہ میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہانتک کہ مرنے کو نوبت پہنچ گئی ہے تم یہاں ٹھیرو اور میرے ساتھہ جاگتے رہو۔ پھر تھوڑا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یہ دعا مانگی اے میرے باپ اگر ہوسکے تو یہ پیالہ مجھہ سے ٹل جائے تاہم جیسا میں چاہتا ہوں ویسا نہیں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو پھر شاگردوں کے پاس آکر انہیں سوتے پایا۔ اور پطرس سے کہا کیوں تم میرے ساتھہ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے جاگو اور دعا مانگو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے پھر دوبارہ اس نے جاکر یہ دعا مانگی اے میرے باپ اگر یہ میرے پیئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو اور آکر انہیں پھر سوتے پایا کیونکہ انکی آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھیں۔ اور انہیں چھوڑ کر پھر چلا گیا۔ اور وہی بات پھر کہکر تیسری بار دعا مانگی" ان آیات سے جہاں حضرت مسیح کی بیقراری اور اضطراب کی حالت میں منہ کے بل گر کر دعا مانگنے سے اُن کی خدائی پر روشنی پڑتی ہے وہاں اسبات کا بھی بخوبی پتا لگ سکتا ہے کہ آپ کے حواری کیسے مطیع اور فرمانبردار تھے اس سے زیادہ حضرت مسیح پر اور کونسی مصیبت ہوسکتی ہے کہ انکو پھانسی پر لٹکانے کیلئے کوشش کیجارہی ہے مگر حواریوں کو خیال تک نہیں ہے۔ کہ ہم رہائی کے لئے دعا ہی کریں۔ ایسی نازک حالت میں مسیح دعا مانگنے کے لئے جاتا ہے۔ اور اُن کو جگاتا ہے کہ اٹھو تم بھی میرے واسطے دعا کرو مگر وہ باوجود دو تین دفعہ جگانیکے مزے سے سوئے رہتے ہیں۔ کیا یہی مسیح کا پھل ہے؟ جسپر عیسائی صاحبان کو ناز ہے۔ کہ ہمارا مسیح ایک نہیں دو نہیں بلکہ سب انبیاء سے افضل ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ یہودہ نے جو مسیح کے حواریوں سے ہی تھا تیس روپے لیکر مسیح کو پکڑوا دیا۔ دیکھو متی باب ۲۶ آیت ۱۴ تا ۵۰ حضرت مسیح کے حواریوں سے بہت بڑا حواری پطرس بھی تھا۔ اُس کو جب پوچھا گیا۔ کہ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی یسوع کے ساتھ تھا۔ تو اُس نے قسم میں کھا کر انکار کیا اور حضرت مسیح کو (نعوذ باللہ) ملعون ٹھہرایا متی باب ۲۶ آیت ۶۹ تا ۷۵ برخلاف اسکے ہم حضرت مرزا صاحبؑ کی جماعت کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپکے متبعین ہمانتک اخلاص اور تقوے میں ترقی یافتہ ہیں کہ اگر اُن کو خدا کی رضا کیلئے اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو وہ دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ ہزاروں نظائر میں سے ایک زبردست نظیر ملک کابل میں مولٰنا مولوی شہزادہ عبداللطیف کی پائی جاتی ہے۔ یہ ایک بڑے خاندان کے رئیس اور صاحب علم وفضل وکمال تھے۔ اور پچاس ہزار کے قریب ان کے مرید تھے علم حدیث کی اشاعت اس ملک میں مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے بہت ہوئی تھی۔ باوجود اسقدر علم اور فضل کے انکسار اور فروتنی اُن کے مزاج میں اسقدر تھی کہ گویا عُجب اور تکبر کی قوت ہی اُن میں پیدا نہیں ہوئی تھی۔ غرض سعادت ازلی مولوی صاحب ممدوح کو کشاں کشاں قادیان میں لے آئی۔ چونکہ علم حدیث اور علم قرآن سے ایک وہبی طاقت اُن کو نصیب تھی اور کئی رویا صالحہ بھی وہ میرے بارہیں دیکھ چکے تھے۔ اسلئے چہرہ دیکھتے ہی مجھے انہوں نے قبول کرلیا۔ اور کمال انشراح سے میرے دعوے مسیح موعود ہونے پر ایمان لے آئے۔ پھر وہ اس جگہ سے معرفت اور محبت الٰہیہ سے معمور ہوکر واپس اپنے وطن کیطرف گئے اور اُن کے گھر پہنچنے پر امیر کابل کے پاس مخبری کی گئی کہ وہ قادیان گئے اور بیعت کرکے آئے ہیں۔ اور اب اعتقاد رکھتے ہیں کہ مسیح موعود اور مہدی معہود جو آنیوالا تھا وہی اُن کا مرشد ہے اس وجہ مولوی صاحب موصوف گرفتار کئے گئے امیر کابل نے کئی مرتبہ فہمائش کی کہ آپ صرف اُس شخص کی بیعت سے دست بردار ہوجائیں جو مسیح موعود ہونیکا دعوٰی کرتا ہے اور مسئلہ جہاد تلسیف کا مخالف ہے۔ تو پھر آپ کی عزت اور عظمت اور بھی کیجائیگی۔ مگر مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں نے آج ایمان کو اپنی جان پر مقدم کیا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جس کی میں نے بیعت کی ہے وہ سچا ہے۔ اور روئے زمین پر اُن جیسا دوسرا نہیں۔ اور پھر جب ان کی توبہ سے ناامیدی ہوئی تو بڑی بے رحمی سے سنگسار کئے گئے۔ دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ آج تک اُن کی قبر میں سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ رحمہ اللہ وادخلہ فی جنانہ جب وہ پکڑے گئے تو کہا گیا کہ اولاد اور بیوی سے ملاقات کرلو۔ فرمایا کہ مجھے کچھ ضرورت نہیں۔

اب ان ہر دو واقعات کو ایک عقلمند انسان مدنظر رکھکر بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بلحاظ اپنے پہل کے بہتر اور افضل تھے یا کہ حضرت مسیح ناصری۔

دوسرے ہم ایک اور طریق سے بھی اس مسئلہ کو حل کرسکتے ہیں۔ وہ یہ کہ خدا تعالےٰ کسی نبی کو تو ایک بستی کیطرف مبعوث فرماتا ہے اور کسیکو ایک قوم کیطرف اور کسیکو ایک خاص ملک کیطرف اور کوئی تمام دنیا کیلئے مبعوث کیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی جنکو خدا تعالےٰ نے خاص ملک یا قوم یا بستی کیطرف بھیجتا ہے وہ اس لائق نہیں ہوتے کہ اُن کو خدا تعالےٰ اپنی تمام دنیا کی ہدایت کیلئے منتخب کرے۔ تمام دنیا کی ہدایت کے لئے وہ نبی منتخب کیا جاتا ہے۔ جو یہ قابلیت رکھتا ہو کہ وہ ساری دنیا کی رہنمائی کرسکے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اسی قابلیت کیوجہ سے ہی تمام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی فاضل کا استاد مولوی علم کے استاد سے افضل ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں کے کام میں فرق ہوتا ہے۔

اسی اصول کے مطابق ہم حضرت مسیح ناصری کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک خاص قوم (بنی اسرائیل) کیطرف ہی مبعوث کئے گئے تھے۔ اگرچہ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح ساری دنیا کے لئے ہادی تھے۔ مگر مندرجہ ذیل حوالجات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ صرف بنی اسرائیل کے رسول تھے۔

(۱) "اُن بارہ کو یسوع نے بھیجا اور حکم دیکر غیر قوموں کیطرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا" متی باب ۱۰ آیت ۵ تا ۶۔

(۲) "ایک کنعانی عورت آئی اور کہا کہ اے خداوند ابن داؤد مجھپر رحم کر ایک بدروح میری بیٹی کو بہت ستاتی ہے۔ مگر اسنے کچھ جواب اسے نہ دیا۔ اور اسکے شاگردوں نے اُس کے پاس آکر یہ عرض کی کہ اسے رخصت کردے۔ کیونکہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ اُس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ مگر اُسنے سجدہ کیا اور کہا کہ اے خداوند میری مدد کر۔ اسنے جواب دیا کہ لڑکوں کی روٹی کتوں کے آگے ڈالدینی اچھی نہیں۔ متی باب ۱۵ آیت ۲۲ تا ۲۷۔

حضرت مسیح تو فرماتے ہیں کہ میں صرف بنی اسرائیل کی بھیڑیں اکٹھا کرنیکے لئے بھیجا گیا ہوں اور کسیکی طرف نہیں۔ بھیجا گیا۔ مگر عیسائی ہمیں اس کا الٹ بتلاتے ہیں یعنی مسیح ساری دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ان آیات کا صحیح اور درست مطلب ہم پر واضح کرینگے۔

اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی کریم کا غلام ہونے کیوجہ سے تمام دنیا کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اسلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوم ہوا کہ آپ حضرت مسیح ناصری سے افضل اور بہتر ہیں۔ جبھی تو اُن کو حضرت مسیح سے بدرجہا وسیع اور بہتر عہدہ پر مامور کیا گیا۔

محمد یار متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

یتامیٰ کو سردی سے بچاؤ

بے بزرگان باقدرت! آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے مرحوم احمدی برادران کے یتیم بچے خدا تعالیٰ نے آپکے سپرد کر رکھے ہیں۔ جنکی نگرانی خبرگیری آرام رسانی اور پرورش کے آپ ذمہ دار ہیں۔ یہ احمدیت کے مرجھائے ہوئے پودے آپ کی آبپاشی سے ہی سرسبز شاداب رہکر بار آور ہونگے۔ یہ خدا تعالےٰ کا آپ پر احسان ہے کہ اس نے آپ کو جہاں دیگر خدمات دین و ترقی و اشاعت اسلام کے لئے تمام قوموں سے چنکر کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کا تاج پہنایا ہے تو ساتھ ہی آپ کو اس عظیم الشان خدمت یتامیٰ کا بھی موقعہ بخشکر حکم دیدیا۔ کہ فاما الیتیم فلا تقھر پر عمل کر کے ثواب و رضائے الٰہی حاصل کرنا کیا آپ کو خیال نہیں کہ موسم سرما سر پر آگیا ہے۔ مگر آپ نے ابتک یہ نہیں پوچھا کہ پیارے یتیم بچوں کے پاس سردی سے بچاؤ کے لئے کپڑے بھی ہیں یا نہیں؟ آپ نے تو ابھی سے اپنے اور اپنے اہل و عیال کیلئے لحاف توشک کوٹ واسکٹ وغیرہ کا اندازہ لگا کر تیاری کا عزم کر لیا ہوگا۔ لیکن ان بیکس بچوں کا بھی اپنے بجٹ یا فہرست میں کوئی حصہ رکھا؟ کیا آپ کو آرام سے نیند آجائیگی یہ سنکر کہ احمدیت کے نونہال جنکے ماں باپ کے آپ قائم مقام بنائے گئے ہیں رات کو سردی سے ٹھٹھر کر بے چین اور بے آرام رہتے ہیں؟ میں نہیں یقین کرتا کہ آپ کو اسکا احساس نہ ہو۔ اے صاحبان دولت! اگر آپ نے اپنے اور اپنے بال بچوں کے واسطے سرمائی پارچات کا اسٹمٹ بنا لیا ہے اور خدانخواستہ ان بے مادر و پدر بچوں کو اوسمیں درج نہیں کیا تو فوراً اوسی اسٹمنٹ کو ترمیم کر کے سب سے اول ان کا نام لکھکر ان کے نیچے اپنا اور اپنے متعلقین کا نام درج کرو۔ خوب غور سے سن لو! کہ احمدیہ یتیم خانہ قادیان کے احمدی نابالغ کم سن خوردسال یتیموں کے پاس نہ لحاف ہے نہ توشک نہ کوئی روئی دار واسکٹ ہے نہ گرم کوٹ۔ نہ سر پر صافہ ہے نہ پاؤں میں جوتہ غرضیکہ جو کچھ آپ اپنے بچوں کیواسطے حفاظت سرما کے پارچات بنانا چاہتے ہیں۔ ویسے ہی ان کی حفاظت کے سامان بنا کر دیں۔ ورنہ خدا خوش نہ ہوگا۔ میں آپکو یہ بھی بتا دوں کہ کتنے لحاف توشک آپ نے دینے ہیں؟ اسوقت ۱۵ یتیم ہیں۔ جنکے لئے پندرہ لحاف پندرہ توشک اور پندرہ روئیدار واسکٹ درکار ہیں۔ کرتے پاجامے تو خدا کے فضل سے بنوا لئے ہیں اور گرم پارچات کیلئے آپ سے درخواست ہے۔ سر پر ٹوپی گرم پاؤں میں جوتہ بھی چاہیئے۔ اگر آپ اپنے گذشتہ سال کے لحاف اور توشک دیدیں اور خود نئے بنوالیں تب بھی انکی سردی کٹ جائیگی۔ مگر ٹوپی۔ جوتہ۔ گرم واسکٹ تو نئے بنوا کر دینے ہونگے۔ لہٰذا اس ماہ اکتوبر کے اندر اندر پندرہ بچوں کے لئے سامان سرما بہم پہونچا دو ورنہ خدا کو جواب دینا پڑیگا اگر خدانخواستہ کوئی یتیم بچہ سردی سے بیمار ہوگیا۔ تو آپکا ذمہ ہے۔

وما علینا الا البلاغ۔

خاکسار۔ قاسم علی مہتمم یتیم خانہ قادیان۔

لنڈن میں مسجد

از ڈاکٹر لعل محمد صاحب احمدی

مطلع مغرب سے نکلا آفتاب
کب تلک سوؤ گے اٹھو اہل خواب
نیند دکھلائیگی کیا۔ ظلمت۔ تمہیں
جاگو دیکھو نور کا تڑکا شتاب
آپ بھائی اب بھی گر سوتے رہے
آپ کا ہو جائیگا خانہ خراب
کیوں ہماری بات تم سنتے نہیں
کیوں سمجھتے ہو مری باتیں خراب
ہو مسلماں تو ہو خوش۔ ہے ہو رہا
ہر طرف دینِ محمد فتحیاب
دی کلید فتح مولےٰ نے ہمیں
ہم نے کھولا آخرش نصرت کا باب
یہ نشاں روشن غلام احمدؑ کا ہے
مہر احمد کا ہے جو کہ ماہتاب
شخصیت سے ہو نہ بدظن تم پڑھو
فضل جس کو چاہے دے عالیجناب

مائدہ کا پچھلا جمعہ کا شروع
نور کو ع پڑھ دور ہوگا شک شتاب
مر گئے عیسیٰؑ انہیں چھوڑو میاں
حضرت احمدؑ آئے خود بار عب و داب
تھا غلام احمدؑ میں نور احمدیؐ
یوں محمدؐ آئے پھر با آب و تاب
ہم غلامان غلام احمدؑ نے آج
کر دیا تثلیث کا بت بے نقاب
تم بھی بھرتی لشکر احمدؑ میں ہو۔
جس کا ہے محمود جرنیل فتحیاب
حضرت محمود توڑینگے یہ بت
بت شکن محمود ہی کا ہے خطاب

(۱) ۱۹۲۶ء فضل اللہ لیتیم من یشاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم نبو محمود کے اب ہمر کاب
تا ملے مال غنیمت اور ثواب
ہوگی اب لنڈن میں مسجد احمدی
چھائیگا گرجوں پہ جس کا رعب داب
کلمہ توحید کی آواز سے
دیو ہو جائینگے پتھر بیحاب
وہ آذانوں میں اثر ہو آپ کے
گھنٹہ گر جائے نہ دے پائے جواب
غل مچے یورپ میں عیسیٰؑ مر گئے
ہیں محمدؐ زندہ اور ان کی کتاب
لعل کو دے عمر اتنی اے کریم
دیکھ لے یہ دین احمدؐ کا شباب

بقیہ مضمون صفحہ (۲)

یوں رقمطراز ہیں۔
ستؔ ورسے ایہہ حالت کامل گذری امن امانی
اسمتھیں پچھے کچھہ کچھہ ظاہر ہوسن کم نفسانی
حضرت عیسیٰؑ دنیا اتے سال رہی نچیتالی
خلقت اندر رونق برکت بہت رہی خوشحالی
عورت کرسی بیٹے ہوسن موت کرلسی فیرا
نبیؐ صاحب دے روضہ اندر قبر کرلین ڈیرا
اس حساب سے بھی وہ ہی عمر (۹۳) سال ہی بنتی ہے
مولوی حیات محمدؐ ساکن بھوئیں پور ورکان ضلع لاہور اپنی کتاب احوال الآخرت صفحہ ۱۰۲ سطر ۱۹ میں لکھتے ہیں۔
راوی کرن روایت مہدی نوں سال بادشاہی
برس اوچا عمر تمامی حضرت مہدی آہے
کرن رسالت دنیا اوتوں حکم خدا جو آوے
حضرت عیسیٰؑ بعد اونہاں نہیں ہر جا حکم چلاوے
حضرت عیسیٰؑ کی نسبت صفحہ ۱۲۵ سطر ۱۲ میں یوں ذکر ہے
آکھے حیات حقیقت اگلی حضرت عیسیٰؑ والی
خلقت اندر عمر گذاری درہی سہو نچیتالی
کرن قبیلا بیٹے ہوون اتنی مدت جیون
حکم خدا تھیں نال خوشیدی اجل پیالہ پیون

اس حساب سے عمر مذکورہ بالا ہی بنتی ہے۔
اس کتاب کے حاشیہ پر ایک کتاب سبیل السلامت فی احوال القبر والقیامت چڑھائی گئی ہے اسمیں صفحہ ۱۳۱ پر لکھا ہے کہ امام مہدی ستؔ ورہی بادشاہی کری۔ پھر اودہو پچھے مرونجے۔ حضرت عیسیٰؑ کی نسبت صفحہ ۱۲۵ پر لکھا ہے جو عیسیٰؑ زمین تے آوی۔ اتے نکاح کری۔ اتے اوسدی اولاد پیدا ہووے اتے پنجتالی ورہی جیوندا رہی۔ اودہو پچھے مرے اس حساب سے (۵۲) سال بنتے ہیں۔ چونکہ اب بندہ اس مضمون میں بہت سا لکھ چکا ہے۔ اسواسطے اسکو یہاں ہی ختم کرکے خواجہ صاحب و دیگر صاحبوں سے عرض پرداز ہوں۔ کہ کیوں صاحب اب اس کتاب کو معتبر سمجھا جاوے۔ آیا احوال الآخرت کو یا امام الزمان کی آمد کو اس حساب سے اگر کثرت رائے کو لیا جائے۔ اور احوال الآخرتوں کو سچا تسلیم کر لیا جاوے تو خواجہ صاحب کی محنت پر پانی پھر جاتا ہے۔ نیز امام الزمان کی نوتیدگی کا وقت بھی قیامت کے بعد ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰؑ بھی قیامت کے بعد نزول فرمانوینگے۔ تو آپ کو کونسا فائدہ پہنچا۔ کیا اہل کتاب بھی وہاں ہی ایمان لاوینگے آگے لکھا ہے۔ کہ "ایڈیٹر پرافنگ نیوز نے تسلیم کیا ہے کہ اس نپولین (امام الزمان) کو
تمام مہذب دنیا اپنا شہنشاہ بنا لیگی۔ اور وہ بہت سرعت کیساتھ یورپ و ایشیاء افریقہ کا مالک بنجائیگا اور اسکو ممالک مفتوحہ کی رعایا اور حکمراں خود ہی اپنا بادشاہ بنائینگے۔ کیونکہ اسکے قوانین مساوات اور امن عام کے ہونگے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مہذب دنیا کی یہ تسخیر عام قتل و خونریزی سے نہ ہوگی۔ بلکہ صلح و امن سے خود یہ ممالک امن کی اس شہزادہ کی زیر اقتدار ہو جائینگے۔
اب خیال فرمائیں وہ اصحاب جو آیت لا اکراہ فی الدین و حدیث یضع الحرب و حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار ذیل پر اعتراض کرتے ہیں اور کرتے ہیں
اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
کیا خواجہ صاحب کو یہ الفاظ لکھنے کے وقت وہ اعتراض یاد نہ تھا۔ یاد تو ضرور ہوگا۔ مگر مولا کریم کا وعدہ لاغلبن انا ورسلی ہی پورا ہوتا ہے
اب مخالفین خود اپنی زبان و قلم سے حضرت اقدس کے مقرر کردہ قانونوں کو تسلیم کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اب دیکھا جائیگا۔ کہ خواجہ صاحب پر اس بارہ میں کون کون صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ مجھے امید واثق ہے۔ کہ کوئی نہ کریگا کیونکہ یہ لوگ صرف ہماری مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ آپس میں ایک ہیں۔ یہ خواہ قرآن کریم و حدیث شریف کے برخلاف کیوں نہ ہوں۔

(وما علینا الا البلاغ)

بندہ محمد حسین احمدی موضع عین
تحصیل شرقپور

فاروقی خضاب

اس خضاب کا ٹریڈ مارک (نشان) منارۃ المسیح رکھا گیا تھا۔ الحمدللہ کہ اس نشان کی برکت سے ہمارا خضاب مینار بلند پر پہونچ گیا۔ اور ہر روز اس کی تعریف کے خطوط سرٹیفکیٹ کے طور پر آنے لگے۔ جنکو ہم رفتہ رفتہ ناظرین فاروق کیلئے شائع کرتے رہینگے آج ہم ایک غیر احمدی خریدار کا خط شائع کرتے ہیں۔ اخبار ہمدم میں ہمارے خضاب کا اشتہار پڑھکر ایک شخص نے مندرجہ ذیل کارڈ ہمیں لکھا۔
"جناب من۔ تسلیم مجھے پندرہ سال کے تجربہ نے یہ بتایا ہے کہ جسقدر خضاب ہیں وہ سب بیکار ہیں اور ناممکن ہے کہ بلا عیب کے کوئی خضاب ہو آپ خواہ مخواہ اپنی سچائی کو تاویلات سے کام میں لاتے ہیں۔ اور گنہا رمواخذہ دار خدا اور رسول کے ہوتے ہیں۔ اگر دنیا بھر کے اصحاب خضاب کے معاملہ میں حلف اٹھائیں ہرگز باور کرنیکے قابل نہیں ہیں کیونکہ ہر شخص تجارت میں سبز باغ دکھا کر

لوٹتا ہے چونکہ ہمارے دو ایک اصحاب آپکے خضاب کو آزمائشاً منگانا چاہتے ہیں۔ لہذا ایک شیشی خضاب فاروقی کی حسب ذیل پتہ سے وی پی بھیجدیجئے۔ سید ضامن علی رجسٹرار قانونگو تحصیل نہر شاہان ضلع امادہ۔ ۲۲ اگست سنہ ۱۲ء کو مندرجہ ذیل کارڈ انکا آیا جو ہماری صداقت اور خضاب کی عمدگی کیلئے قابل قدر سرٹیفکیٹ ہے کیونکہ ایک ایسے تجربہ کار شخص نے جو پندرہ سال کے تجربہ سے اس نتیجہ پر پہنچا تھا "کہ کسقدر خضاب ہیں وہ سب بیکار ہیں" ہمارے خضاب کو اپنے پندرہ سالہ تجربہ کے خلاف باکار پایا نیز جس شخص کا یہ یقین تھا کہ "اگر دنیا بھر کے اصحاب خضاب کے معاملہ میں حلف اٹھائیں۔ ہرگز باور کرنیکے قابل نہیں ہیں" وہ شخص اپنے یقین کے خلاف ہمارے خضاب کے معاملہ میں بلا حلف ہی صداقت کی گواہی دیتا ہے۔ نہ صرف گواہی دیتا ہے بلکہ ہمارے خضاب کی اشاعت میں کوشش کرتا ہے چنانچہ انکا دوسرا کارڈ یہ ہے۔

"جناب من تسلیم۔ ایک شیشی خضاب فاروقی حسب ذیل پتہ سے بھیجدیجئے۔ آپکے خضاب کی اشاعت کر رہا ہوں۔ دو شیشیاں میری معرفت ضلع دار نہر گنگ اچھلدہ نے منگائی تھیں۔ وہ غالباً بھیجدی ہونگی۔ ہمیشہ سچائی کی دوکان میں ترقی ہوتی ہے" سید ضامن علی رجسٹرار قانونگو نہر شاہان ۲۳۔ اگست سنہ ۱۲ء۔

میں ناظرین فاروق سے درخواست کرتا ہوں کہ جو اصحاب فاروقی خضاب منگائیں۔ وہ بعد استعمال اسکے متعلق اپنی رائے ضرور خاکسار کے پاس ارسال کریں۔ قیمت ایک شیشی ایک اونس معہ برش ۱۲ر تین شیشی معہ ایک برش عمدہ چوبہ شیشی معہ ایک برش ہے ۱۲ر محصول ڈاک معہ خرچ پیکنگ ایک شیشی ۱۲ر تین شیشی - چوبہ شیشی ۱۲ر۔

پتہ۔ عمر اینڈ برادر دارالفضل سٹریٹ فاروق منزل قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب

مجرب دوائین طلب فرمائین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ شربت فولاد۔ جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے۔ اعضاء رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے۔ فی بوتل کلاں ۳ے۔

۲۔ شربت دافع قبض۔ قبض کو رفع کرتا ہے اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کا پرہیز نہیں فی بوتل کلاں ۳ے

۳۔ چٹنی۔ نہایت خوش ذائقہ ہے غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر عہ۔

۴۔ بخار کی گولیاں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کر کے خون کو صاف کرتی ہیں اور قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فی درجن ۴ر

۵۔ حب قبض کشاء۔ ہر قسم کی قبض کو دفع کرتی ہیں۔ اور بھوک لگاتی ہیں۔ فی درجن ۴ر

۶۔ علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جنکے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے کرتے گذر گئی اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ اپنا علاج مجھسے شروع کر دیں تو انشاء اللہ ادس قادر مطلق کے فضل سے اور مسیح موعودؑ کے صدقہ سے انکے گھر اولاد ہوگی۔ مفصل حالات لکھکر بھیجدیں۔ انکا علاج کیا جائیگا۔ اور کامیابی خدا کے فضل و کرم سے ضرور ہوگی۔ خدا کی ذات سے نا امید ہونا مومن کی شان نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے۔ ہر دو ادویات کو مفید پاکر ارشاد کیا ہے کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجتمند احباب ضرور استعمال کریں میں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں۔ جنکی تفصیل مفصل ذیل پتہ سے خط و کتابت کرنیپر معلوم ہو سکتی ہے ادویات مندرجہ بالا سریع التاثیر اور مفید تر ہیں محصول ڈاک بذمہ خریدار المشتہر

حکیم نور احمد احمدی اینڈ کو پٹیالہ تاجران۔ اکولا برار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور آپکے خلیفہ اوّل حضرت مولنا مولوی نورالدینؓ صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا سرمہ ممیرا اور سرمہ سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزاروں روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضورؑ کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مصدقہ ہی اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلاء ہیں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامتہ نے اسکے متعلق فرمایا۔ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دہند۔ جالا۔ پھولا۔ پٹرواں۔ سیاہ اور سرخی چشم اور ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض کیلئے مفید ہے قیمت سرمہ اول فیتولہ ۱۲ء اصلی ممیرا کی قیمت فیتولہ ۱۲ء یہ سرمہ جسکی آنکھیں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید ہے اور مجرب اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے سرمہ سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم دریاح دافع بواسیر وجذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم سفت سدہ و گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بیوست دور و مفاصل کیلئے بہت عمدہ ہے بقدر دانہ خود بہمراہ دودھ استعمال کریں

(فاروق پریس قادیان میں باہتمام ایم قاسم علی پرنٹر و پبلشر چھپکر فاروق منزل سے شائع ہوا)